ہم نے ذکر (قرآن) کو نازل کیا ہے

اور ہم قطعی طور پر اس کی حفاظت کریں گے.

(القرآن، سورہ ۱۵، آیت ۹)

کیا شیعہ کسی مختلف قرآن پر یقین رکھتے ہیں ؟

شیعہ حضرات پر اکثر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ یہ قرآن مجید میں **تحریف** پر یقین رکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ قرآن میں تبدیلیاں ہوئی ہیں اور یہ وہ قرآن نہیں ہے جو رسول اللّٰہؐ پر نازل ہوا تھا ۔

یہاں بھی اضافی الفاظ قرآن میں شامل نہیں، بلکہ صحابیِ رسولؐ ابن مسعودؓ اسبابِ نزولِ آیت واضح کرنے کے لئے برائے تفسیر پڑھا کرتے تھے.

مگر ان روایات کا کیا کیا جائے جن میں ایسی آیات کا ذکر ہے، جو اب قرآن میں شامل نہیں ؟

شیعہ کسی بھی مصنّف، مفسّر یا راوی کو غلطیوں سے بالاتر نہیں سمجھتے اور اسی بناء پر کسی بھی احادیث کے مجموعے کو غلطیوں سے محفوظ نہیں سمجھتے. واحد کتاب جو ہر طرح کی غلطیوں سے پاک ہے وہ قرآن مجید ہے. ایسی احادیث کو عموماً ضعیف سمجھا جاتا ہے اور یا پھر ان سے مراد حدیثِ قُدسی کا ذکر لیا جاتا ہے.

- یہاں ایک دلچسپ نکتہ قابلِ غور ہے، کہ ایسی کئی روایات صحیح البخاری اور صحیح مسلم میں پائی جاتی ہیں جن کے بقول کئی آیات موجودہ قرآن میں سے غائب ہیں !! (البخاری، الصحیح، ج ۸ ص ۲۰۸ مسلم، الصحیح، ج ۳ ص ۱۳۱۷)

- نہ صرف یہ بلکہ کئی روایاتِ اہلسنّت میں کہا گیا ہے، کہ قرآن میں سے دو سورے غائب ہیں، جن میں سے ایک سورہ برات (سورہ ۹) جتنا طویل ہے !! (مسلم، الصحیح، کتاب الزکوۃ، ج ۲، ص ۷۲۶)

- کچھ روایاتِ اہلسنّت میں یہاں تک کہا گیا ہے کہ سورہ احزاب (سورہ ۳۳) طوالت میں سورہ بقرہ (سورہ ۲) کے برابر تھی!! سورہ بقرہ قرآن مجید کا طویل ترین سورہ ہے. صحیح البخاری اور مسلم میں تو ان آیات کی تفصیلات تک موجود ہیں جو کہ اب قرآن میں نہیں ملتیں ! (البخاری، الصحیح، ج ۸ ص ۲۰۸)

باوجود اس سب کے، خوش‌قسمتی سے شیعوں نے کبھی برادرانِ اہلسنّت پر یہ الزام نہیں لگایا کہ وہ تحریفِ قرآن پر یقین رکھتے ہیں، بلکہ ہم نے ہمیشہ یہی کہا ہے کہ یہ روایات ضعیف ہیں یا گھڑی ہوئی ہیں.

نتیجہ:

'یہ ہمارا عقیدہ ہے کہ جو قرآن اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر محمد مصطفیؐ پر نازل فرمایا، وہ بالکل وہی ہے جو ان جلدوں کے درمیان، آج لوگوں کے پاس موجود ہے اور اس سے قطعی زیادہ نہیں.
اور **جو یہ کہتا ہے کہ ہم قرآن کو اس سے زیادہ سمجھتے ہیں، وہ کاذب ہے.**'

(الصدوق، کتاب الاعتقادات، تہران ۱۳۷۰ھ ص ۶۳)
(انگریزی ترجمہ، "The Shiite Creed" **عقیدہء شیعہ**، ترجمہ اے اے فائزی، کلکتہ ۱۹۴۲ء ص ۸۵)

دینِ حق کے بارے میں مزید جاننے کے لئے دیکھئے،
http://al-islam.org/faq/

یہ ہرگز سچ نہیں ہے !

اوائلِ تاریخِ اسلام سے لے کر، موجودہ صدی تک کے تمام نامور اثناء عشری شیعہ علماء کا یہی عقیدہ رہا ہے کہ قرآن بلا شک و شبہ، ہر طرح کی تبدیلی اور تحریف سے مکمل طور پر محفوظ رہا ہے. جن معروف علماء نے اپنی تصنیفات میں اس عقیدے کا واضح اظہار کیا ہے، ان میں سے کچھ یہ ہیں :-

- شیخ الصدوق (و ۳۸۱ ھ)، کتاب الاعتقادات، (تہران ۱۳۷۰ھ) ص ۶۳
- شیخ المفید (و ۴۱۳ ھ)، اوائل المقالات، ص ۶-۵۵
- شریف المرتضی (و ۴۳۶ ھ)، بحرالفوائد، (تہران ۱۳۱۴ھ) ص ۶۹
- شیخ الطوسی (و ۴۶۰ ھ)، تفسیر التبیان (نجف ۱۳۷۶ھ) ج ۱، ص ۳
- شیخ الطبرسی (و ۵۴۸ ھ)، مجمع البیان، (لبنان) ج ۱، ص ۱۵
- محمد محسن الفیض الکاشانی (و ۱۰۱۹ ھ)، الوافی، ج ۱، ص ۴-۲۷۳ اور الاصفا فی تفسیر القرآن، ص ۳۴۸
- محمد باقر المجلسی (و ۱۱۱۱ ھ)، بحارالانوار، ج ۸۹، ص ۷۵

یہ عقیدہ آج تک مسلسل قائم ہے اور موجودہ صدی کے جن معروف علماء نےاس عقیدے کی تصدیق کی ہے، کہ قرآن ہر طرح کی تحریف سے محفوظ ہے، ان میں سیّد محسن الامین العاملی (و ۱۳۷۱ھ)، سیّد شرف الدّین الموسوی (و ۱۳۷۷ھ)، شیخ محمد حسین کاشف الغطاء (و ۱۳۷۳ھ)، سیّد محسن الحکیم (و ۱۳۹۰ھ)، علاّمہ الطباطبائی (و ۱۴۰۲ھ)، سیّد روح‌اللّٰہ الخمینی (و ۱۴۰۹ھ)، سیّد ابوالقاسم الخوئی (و ۱۴۱۳ھ)، اور سیّد محمّد رضا الگلپایگانی (و ۱۴۱۴ھ) شامل ہیں.

ظاہر ہے کہ علماء کی ضخیم فہرست سے یہ مختصر سا اقتباس کسی بھی طرح مکمل نہیں ہے.

مگر ان علماء سے قبل جو شیعہ تھے، کیا وہ سب تحریفِ قرآن میں یقین نہیں رکھتے تھے؟

بالکل بھی نہیں! ایک مثال عبیداللّٰہ ابن موسی العبسی (۲۱۳ - ۱۲۰ ھ) کی ہے، جو معروف شیعہ عالم تھے اور جنھوں نے ائمہ سے کئی روایت نقل کی ہیں جو 'التہذیب' اور 'الاستبصار' جیسی مشہور شیعہ کُتب ہائے احادیث میں موجود ہیں. آپ کے بارے میں چند سنّی علماء کے تاثرات درجِ ذیل ہیں.

'...بندہ متقی... ایک اہم شیعہ عالم تھے .. یحیی ابن ماعین نے ان کو معتبر سمجھا اور ابو حاتم نے بھی قابلِ اعتبار کہا ہے. بقول العجلی، علمِ قرآن پر عبور رکھتے تھے'.

(الذھبی، تذکرت الحفاظ، حیدرآباد ۱۳۳۳ھ، ج۱ ص۳۳۲)

'...فقہ، حدیث اور علمِ قرآن میں امام تھے اور ان کے کردار کا خاصہ نیکی اور تقوی تھا، لیکن شیعوں کے سرداروں میں سے تھے'.

(ابن العماد الحنبلی، شذرات الذھب، مصر، ۱۳۵۰ھ، ج ۲، ص ۲۹)

قابلِ غور بات ہے کے اگر ان علمائے اہلسنّت کے خیال میں عبیداللّٰہ تحریفِ قرآن میں یقین رکھتے ہوتے تو ہرگز ان کے علمِ قرآن کی تعریف نہیں کرتے !!

شیعہ ہونے کے باوجود عبیداللّٰہ اتنے معتبر راوی سمجھے جاتے تھے، کے البخاری، مسلم اور دیگر مشہور سنّی محدّثین نے ان کی سینکڑوں روایات اپنے احادیث کے مجموعات میں شامل کیں.

(عقیدہ امام الحدیث البخاری، ، سلفی پبلیکیشنز، برطانیہ ۱۹۹۷ ، ص ۸۹-۸۷)
[The Creed of the Imaam of Hadeeth al-Bukhari (Salafi Publications, UK, 1997), pp. 87-89]

لیکن کیا شیعہ 'مصحفِ فاطمہ' میں یقین نہیں رکھتے ہیں جو قرآن سے تین گنا زیادہ ضخیم ہے ؟

قرآن مجید ایک '**مصحف**' (کتاب) ہے، لیکن ضروری نہیں کہ ہر مصحف قرآن بھی ہو !! فاطمہ کے قرآن کا کوئی وجود نہیں ہے. مصحف فاطمہ ایک کتاب ہے جو جنابِ فاطمہؑ نے وصالِ رسولؐ کے بعد لکھی یا لکھوائی تھی . یہ ہرگز قرآن کا حِصّہ نہیں اور احکامِ الٰہی اور شَرعی مسائل میں اس کا کوئی دخل نہیں ہے.

لیکن کیا شیعہ احادیث کے مجموعات میں ایسی احادیث نہیں ہیں جن میں موجودہ آیاتِ قرآنی میں اضافی الفاظ ہونے کا ذکر ملتا ہے ؟

کچھ مقامات پر برائے تشریح، اضافی الفاظ کا ذکر کیا گیا ہے لیکن اس سے اصل عبارتِ قرآن میں تحریف نہیں بلکہ مضمون کی تفسیر کی گئی ہے اور یہ شیعہ اور سنّی دونوں کی کتابوں میں پائے جاتے ہیں. مثال کے طور پر درجِ ذیل اقتسابات ملاحظہ ہوں، جو مشہور سنّی تفاسیرِ قرآن میں ہیں.

اُبی ابن کعب اس طرح پڑھتے تھے: ' اور جن عورتوں سے متعہ کرو **ایک مقررہ مدت کے لئے**، تو ان کا حق مہر جو تم پر واجب ہے انھیں ادا کرو. ' (القرآن، سورہ ۴، آیت ۲۴) .. اور ابن عباس کی بھی یہی قرائت تھی .

- (فخرالدین الرازی، مفاتیح الغیب، (تفسیر کبیر)، بیروت ۱۹۸۱، ج ۹ ص ۵۳)
- (ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، بیروت ۱۹۸۷، ج ۲ ص ۲۴۴)

ابن کثیر کی تفسیر میں ایک حاشیے میں وضاحت کی گئی ہے کہ مندرجہ بالا آیت میں جن اضافی الفاظ کی نشاندہی کی گئی ہے وہ قرآن میں شامل نہیں ہیں اور صحابہؓ رسولؐ یہ الفاظ فقط تشریح اور تفسیر کی غرض سے پڑھتے تھے.

ابن مسعودؓ نے فرمایا: رسول اللّٰہؐ کے زمانے میں ہم اس طرح پڑھا کرتے تھے : اے پیغمبرؐ، کامل طور سے (لوگوں تک) پہنچا دیجیے جو کچھ آپؐ کے پروردگار کی طرف سے آپؐ پر نازل ہوا ہے **کہ علیؑ تمام مومنین کے مولا ہیں**، اور اگر یہ نہ کیا تو گویا کارِ رسالت سر انجام ہی نہیں دیا. (القرآن، سورہ ۵، آیت ۶۷)

(جلال الدین السیوطی، درّ منثور، ج ۲، ص ۲۹۸)